جمیل الدّین عالیؔ

(۱۹۲۶ء-۲۰۱۵ء)

خاندانی نام مرزا جمیل الدّین احمد خاں تھا۔ عالیؔ تخلّص کرتے تھے اور جمیل الدّین عالیؔ کے نام سے معروف ہوئے۔ عالیؔ، نواب علاء الدّین احمد خاں علائی (جو مرزا غالبؔ کے عزیز ترین شاگرد اور قریبی رشتے دار تھے) کے پوتے اور نواب سر امیر الدّین احمد خاں کے فرزند تھے۔ عالیؔ نے ۱۹۴۴ء میں اینگلو عربک کالج، دِلّی سے بی اے کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کراچی آ گئے۔ انھوں نے ۱۹۵۱ء میں سی ایس پی (موجودہ سی ایس ایس) کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۶۶ء تک اعلیٰ سرکاری عہدوں پر کام کیا۔ ۱۹۶۷ء سے ۱۹۸۹ء تک نیشنل بینک آف پاکستان سے وابستہ رہے۔

جمیل الدّین عالیؔ روز نامہ "جنگ" میں برسوں تک کالم لکھتے رہے۔ ان کا شمار اپنے دور کے معروف کالم نگاروں میں ہوتا تھا۔ وہ پاکستان رائٹرز گلڈ کے بانیوں میں سے تھے اور عرصۂ دراز تک انجمن ترقّیِ اُردو پاکستان کے اعزازی معتمد رہے۔ علاوہ ازیں اُردو سائنس بورڈ لاہور، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد اور مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کی مجلسِ انتظامیہ کے رکن بھی رہے۔ سینٹ کے ممبر بھی رہے اور متعدد قومی اعزازات حاصل کیے۔

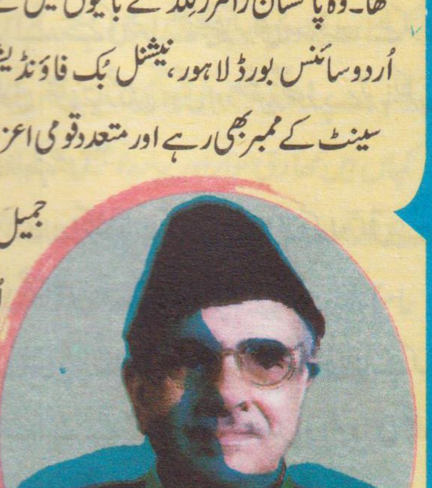

جمیل الدّین عالیؔ کے خاندان میں شعر و سخن کا چرچا تھا۔ وہ بھی اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اُن کی شاعری میں دوہے، گیت اور قومی نغمے زیادہ مقبول ہیں۔ پاکستانیت عالیؔ صاحب کا امتیاز بھی ہے اور افتخار بھی۔ اُن کے شعری مجموعوں میں "غزلیں، دوہے، گیت"، "جیوے جیوے پاکستان"، "اِنسان" اور "اے مرے دشتِ سخن" شامل ہیں۔ نثر میں "دنیا مرے آگے"، "تماشا مرے آگے" اور "صدا کر چلے" معروف ہیں۔

www.ilmkidunya.com

10

بابل کے کھنڈر

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو "بابل" کی قدیم تہذیب کی تاریخ، ثقافت اور اہمیت سے روشناس کرانا
- جمیل الدین عالی کے ادبی اسلوب اور مشاہدات کو سمجھنے میں رہ نمائی فراہم کرنا
- طلبہ میں تاریخی، سیاحتی مقامات اور ثقافتی ورثے کی قدر و قیمت کا شعور اور دل چسپی پیدا کرنا

کُوفے سے ہم بابل کی طرف چلے۔ ایک پکّی سڑک پر کار تیزی سے مڑنے لگی۔ پتا نہیں بابل کوفے سے کتنی دور ہے۔ موٹر سے کوئی دو گھنٹے کا راستہ ہوگا۔ بغداد سے اس کا فاصلہ کوئی پینتالیس پچاس میل ہے۔ میر صاحب! مَیں نے کہا: "یہ بابل جانے کا کیا طریقہ ہے؟ ارے بھائی! رتھ ہوتے جنھیں ساز و سامان سے آراستہ سفید گھوڑے بڑی شان کے ساتھ کھینچتے ہوئے چلتے۔ ایک دو منزل پڑاؤ ہوتا، راتوں کو مشعلیں جلتیں، شعرا اپنے رزمیے سناتے، مُغنّی تانیں لگاتے اور صبح پھر نفیریوں اور بُوق و قرنا کی گونج میں سفر جاری ہو جاتا۔" ٹھیک کہتے ہو میرے بھائی، میر خلیل الرحمٰن ایک آہ بھر کر بولے "مگر افسوس کہ مَیں سارے دن رتھ میں کھڑے رہنے کی بجائے بیٹھ کر ہی مسافت طے کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ آج کل دس پانچ رتھ بنانے کا آرڈر بھی دیا جائے تو کوئی کمپنی تیار نہیں ہوگی اور سفید گھوڑے تو بالکل نایاب ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ وہاں سیر کرو گے یا ان کھنڈروں پر کوئی نئی سلطنت قائم کرنے کی سوچ رہے ہو؟"

بابل ــــ جس کی قدامت اور عظمت کے بارے میں بے شمار کہانیاں، روایتیں، اندازے اور انکشافات کتابِ مقدّس کے اوراق سے لے کر ہیروڈوٹس یونانی سیاح جیسے عینی گواہوں اور بیسویں صدی کے جرمن ماہرینِ آثارِ قدیمہ کی کتابوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔

بابل! یہاں وہ کنواں تھا جس میں دو فرشتوں، ہاروت اور ماروت کو کسی گناہ کی پاداش میں الٹا لٹکا دیا گیا تھا۔ اس کی کہانی یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ان فرشتوں کو اہلِ بابل کی عیّاشیوں اور بداعمالیوں کے انسپکشن یعنی معائنے کے لیے بھیجا تھا، مگر بعد میں وہ خود اسی چکر میں پھنس گئے جیسے آج بھی بہت سے محکموں کے انسپکٹر پھنس جاتے ہیں ــــ بابل جو، انسانی تاریخ کے اوّلین بابوں میں شمار ہوتا ہے۔ جہاں اٹھارھویں صدی قبل مسیح یعنی اب سے تین ہزار سات سو برس پہلے شہنشاہ حمورابی نے سوسائٹی کے لیے وہ دستور اور قوانین بنائے تھے، جن کے سبب وہ حمورابی قانون دہندہ کہلاتا ہے۔ حمورابی کی قانون سازی معاشرتی حقوق و فرائض کی پیچ در پیچ عمارت کی پہلی بنیادوں میں شامل ہے۔ تین ہزار سات سو برس پہلے بہت سے ملک تہذیب تو کیا انسانی آبادی سے بھی محروم تھے۔

مگر جو بابل ہم دیکھ رہے ہیں وہ بختِ نصر کا بنایا ہوا بابل ہے کیوں کہ حمورابی کا بابل سولھویں صدی قبل مسیح میں بیرونی حملہ آوروں نے بڑی حد تک تباہ کر دیا تھا اور پھر کمزور سلطنتوں کے عروج و زوال میں اسے صدیوں تک اپنی عظمتِ رفتہ واپس نہ مل سکی، یہاں تک کہ ساتویں صدی قبل مسیح کے طاقت ور شہنشاہ، بختِ نصر نے اسے دوبارہ بامِ عروج پر پہنچا دیا۔ بختِ نصر نے چوالیس برس حکومت کی اور اس کے زمانے

www.ilmkidunya.com

میں دجلہ وفرات کے درمیان اس اونچی فصیلوں والے شہر سے وہ تہذیب اُبھری جس کی یادیں اور یادگاریں یورپ وامریکہ کی شان وشوکت سے آنکھیں لڑاتی ہیں۔

بختِ نصر دہریہ تھا یعنی خدا یا دیوتاؤں کو نہیں مانتا تھا اور اسی لیے اپنی حوصلہ مندی اور طاقت کے باوجود اپنی قوم میں نامقبول ہوگیا۔ شاید یہی سبب تھا کہ اس کے بعد بادشاہی اس کے خاندان میں قائم نہ رہ سکی اور اس کی موت کے بعد بہت جلد شہنشاہِ ایران سائرس نے بابل پر قبضہ کرلیا۔

ہاں یہ وہی بابل ہے جہاں ہندوستان سے واپسی پر سکندرِ اعظم نے مسلسل تین دن، تین رات جشن منایا اور تین دن بیمار رہ کر مرگیا۔

اب وہ بابل کھنڈر ہے۔ آثارِ قدیمہ کا ایک گوشہ ہے اور ہم بیسویں صدی کے کمزور، بے طاقت سیاح ان محلات کے ان حصوں میں گھوم رہے ہیں جہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا۔ یہاں کوئی پہرے دار نہیں جو ہمیں ان عشرت خانوں میں داخل ہونے سے روک دے۔ کوئی محتسب نہیں جو ہماری گفت گو پر، ہماری تنقید پر پابندی لگا سکے۔

مجھے بابل کے کھنڈروں میں گھومتے ہوئے ایک عجیب سی آزادی اور خوشی محسوس ہورہی ہے۔ ہمارا گائیڈ ایک مفلوک الحال عراقی ہے، مگر وہ ایک صحت مند اور ہنس مکھ آدمی ہے، انگریزی صاف اور تیزی سے بولتا ہے۔

''ہاں بیٹا بختِ نصر!'' وہ چوک میں کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے۔ ''اب ہم سے بات کرو۔ میں روز غیر ملکی سیاحوں کو تمھارے محلات کی سیر کراتا ہوں اور تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم اس ملک کے سب سے زیادہ باجبروت بادشاہ تھے تمھاری آنکھ کے ایک اشارے پر موت اور دوسرے پر زندگی رقص کرتی تھی۔ اب بولو بیٹا! میں تمھارے دارالسّلطنت کے دل میں کھڑا ہو کر تمھیں القاب وآداب کے بغیر پکار رہا ہوں۔ کہاں ہیں تمھاری سوار اور پیادہ فوجیں؟ کہاں ہیں تمھارے خفیہ اور باوردی محتسب؟ تم ایک مطلق العنان شہنشاہ تھے، مگر تم مرگئے اور ختم ہو گئے اور تمھارا جاہ وجلال اور دبدبہ تمھارے ساتھ ختم ہوگیا اور میں ایک چھوٹا آدمی ہوں، مگر میں زندہ ہوں اور زندہ رہوں گا۔ میں عامی ہوں۔ عام آدمی۔ تاریخ تم پر ہنستی اور مجھ سے شرماتی ہے۔''

بختِ نصر کوئی جواب نہیں دیتا۔ کسی سمت سے کوئی تیر نہیں چلتا جو اُس کے سینے میں پیوست ہوجائے، کوئی تلوار، کوئی خنجر نہیں جو اس کی زبان قلم کردے۔ یہ عراقی گائیڈ مخبوط الحواس سہی مگر اس کی زبان وقت کی زبان ہے جو کٹ نہیں سکتی۔ آج وہ شہنشاہ جس کے نام سے عراق، شام اور ایران کانپتے تھے ایک معمولی سے گستاخ گائیڈ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

ہاں موت سب کو آتی ہے، مگر وہ اچھی طرح یاد کیے جاتے ہیں جنھوں نے کچھ کام دوسروں کے لیے بھی کیا ہو۔ کل میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت گاہ بھی دیکھ آیا ہوں۔ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار پر رویا اور روتا رہا اور بختِ نصر کے محل پر مجھے ہنسی آتی ہے اور شاید یہ ہنسی عبرت کا ایک ذریعہ اظہار ہے۔

اس مقام کا سب سے زیادہ پُراثر منظر بابِ عشتار کا ہے۔ عشتار گیٹ یا اُردو کے پھاٹک میں عشتاری دروازہ جو سرخی مائل پکی اینٹوں کا بنا ہوا کئی گز اونچا دروازہ ہے۔ یہ گویا وسطِ شہر میں ایک یادگار عمارت تھی جس کے بیچ میں سے ایک شاہراہِ جلوس کوئی نصف میل تک

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

سیدھی چلی جاتی ہے۔ دروازہ عشتار دیوی سے منسوب ہے۔ یہ دروازہ اژدہوں اور جوان بیلوں کی تصویروں سے مزیّن ہے جو اینٹوں پر کھودی گئی ہیں۔ یہاں سے جو شاہراہِ جلوس سامنے جاتی ہے اس کے دونوں طرف کی دیواروں پر شیروں کے ایک سو بیس نقوش کھود دیے گئے تھے۔ خود بابِ عشتار پر ایک اندازے کے مطابق ساڑھے پانچ سو اژدہوں اور بیلوں کے نقوش بنائے گئے تھے۔ دروازے کے اوپر اُس حصے پر جس کے قریب میں کھڑا تھا، رنگ دار چمکیلی اینٹیں چسپاں ہیں۔ ان اینٹوں پر رنگ کی تہ چڑھائی گئی تھی جو پونے تین ہزار برس گزر جانے پر بھی اسی طرح قائم ہے۔ تہذیبِ بابل پر کام کرنے والوں نے سلطنتِ بابل ونینوا کے سیکڑوں آثار اَن گنت کتابوں میں مذکور کیے ہیں جو، جانوروں اور انسان نما جانوروں کی تصویروں اور وضاحتی علامتوں سے پُر ہیں۔ یہ علامتیں طرح طرح کے خوف وعزائم کی کہانیاں سناتی ہیں۔

بابِ عشتار کے جنوب مغرب میں شاہی محلّات کا علاقہ ہے جو تیرہ ایکڑ زمین میں پھیلا ہوا تھا۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں سے بابل کی دولت وحشمت کے غُلغُلے اس طرح اٹھے کہ ان کے اِرتعاش آج بھی ہمارے ادب میں صاف سنائی دیتے ہیں۔ اس علاقے میں عمارتوں کے پانچ بڑے بڑے سلسلے تھے جن میں سے وسطی عمارت، ایک بہت بڑا دربار ہال یا دیوان تھی، جس میں نیلی چمک دار اینٹوں کا کام تھا۔ اس وسیع عمارت کی بوجھل چھت بنانے والے انجینئرنگ کے ترقی یافتہ اصولوں سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔ شاید یہی وہ دیوان یا دربار ہے، جس کی دیوار پر عین جشنِ ضیافت کے وقت ایک غیبی ہاتھ نے چمکتے ہوئے لفظوں میں زوالِ بابل کی پیشین گوئی لکھ دی تھی۔ اس روایت نے بعد میں بہت سی زبانوں کو اس مضمون سے ملتے جلتے محاورے دیے ہیں۔ اس دربار ہال کی دیوار پر زوالِ بابل کی غیبی پیشین گوئی کا نمودار ہونا شاید صرف ایک کہانی ہو، مگر یہ کہانی وقت اور تاریخ کی سب سے زیادہ نمایاں اور مسلسل حقیقت ہے۔ ہر دور میں یہی ہوتا ہے کہ پہلے وقت کے ہاتھ نسلوں اور قوموں کے سامنے دیوار پر تنبیہی تحریریں لکھتے ہیں اور اگر وہ راستی پر نہ آجائیں تو ان کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ یہ تحریریں، ہزارہا برس سے لکھی جارہی ہیں اور انھیں دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں مگر پھر بھی کچھ نہیں سمجھتے۔

''کیا یہ بابل عظیم نہیں ہے جسے مَیں نے اپنی شاہانہ نمود کے لیے بنایا ہے؟'' یہ بختِ نصر کی تحریر ہے جسے جرمن ماہرین نے بالآخر پڑھ لیا ہے۔

ایک اور تحریر بھی وقت کے دھندلکوں میں سے اُبھرتی ہے جسے حضرت عیسیٰ پیغمبر علیہ السّلام کا کلام کہا جاتا ہے:

''اور وہاں صحراؤں کے درندے گھومیں گے۔ اور ان کے مکان خوف ناک مخلوقات سے
بھر جائیں گے، ان گھروں کو اُلّو اپنا مسکن بنائیں گے اور چرخ وہاں رقص کریں گے۔''

ہاں یہ اس شہر کا حال ہے جو دو دریاؤں کے بیچ میں ایک بلندی پر واقع ہے اور جس کے گرد تہ در تہ فصیلیں اور دیوار اندر دیوار محلّات اور مندر تھے، تاکہ حملہ آوروں کی مزاحمت قدم قدم پر کی جاسکے۔ یہ شہر تقریباً ڈھائی ہزار برس قبل مسیح سے لے کر سکندرِ اعظم کے زمانے تک پوری ہم عصر اور بعد کی دنیا کے لیے ایک مُرقّعِ حیرت بنا رہا۔ جہاں اکادی رسم الخط اور طرزِ تحریر پیدا ہوا، جہاں دنیا کی پہلی انسائیکلو پیڈیا ترتیب دی گئی۔ جہاں چھتوں پر باغ تھے۔ ''ہینگنگ گارڈن'' جہاں سڑکیں ایک دوسرے کو سیدھی اس طرح کاٹتی تھیں جیسے نیویارک کی سڑکیں ایک

دوسرے کو قطع کرتی ہوئی چلتی ہیں۔ اُس وقت یورپ اور امریکا میں بسنے والی قومیں شاید چھالیں پہن کر ستر پوشی کرتی ہوں گی، جب بابل کے صنعت کار ریشم وسنجاب کے ملبوسات تیار کر کے ہندوستان اور مصر بھیجتے تھے۔ ایسے وقت میں اپنے موہن جوڈارو کی یاد آ کر ایک طرح اپنے وطن کی قدامت وعظمت کا احساس پیدا کرتی ہے۔ موہن جوڈارو کے انکشافات مکمل ہونے پر شاید بابل و نینوا کی تہذیبیں نو دولتوں کی طرح لگیں گی، مگر موہن جوڈارو پر ابھی تک لاعلمی اور قیاس کی کہر چھائی ہوئی ہے۔

تو یہ ہے بابل ـــــ سُرخ پختہ اینٹوں اور نیلی اور زرد چمک دار اینٹوں کا ویرانہ۔ بے شمار دیوی دیوتاؤں کا معبد۔ حمورابی اور بختِ نصر اور سکندر اور سائرس کا بابل۔ جب اس کی کھدائی کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا اور جرمن ماہرین، اینٹیں اور مجسّمے کھلے چھوڑ گئے تو قریب کے گاؤں حلّہ کے باشندوں نے بے شمار مسالا اپنے چھوٹے چھوٹے گھر اور سڑکیں بنانے میں استعمال کیا۔ عشتاری دروازے کا بہت سا مال جرمن ماہرین لے گئے تھے جو انھوں نے برلن کے عجائب خانے میں استعمال کیا ـــــ اس عجائب خانے پر بھی جنگِ عظیم میں بم باری ہوئی اور وہ تقریباً تباہ ہو گیا۔

ہاں یہ بابل ہے جو کسی مؤرّخ یا مُبصّر یا اہلِ دل کے الفاظ میں پہلے شہرِ عظیم تھا اور اب صحرائے عظیم ہو کر رہ گیا ہے۔

اے آنکھوں والو! دیکھو اور عبرت پکڑو۔

کھنڈروں کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جو عجائب خانے کا کام دیتا ہے۔ یہاں قدیم تحریروں، روایتوں، نقشوں اور موجودہ آثار کی بنا پر قدیم شہر کا ایک نمونہ تیار کیا گیا ہے جسے دیکھنے سے عجیب عجیب اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ شہر کی ترتیب، وہ رکھ رکھاؤ، وہ دمدموں اور فصیلوں کی ترتیب اور مضبوطی۔ جب اس کی مضبوط سڑکوں پر شہ سوار گھوڑے کُداتے ہوں گے تو کیا کسی کو خیال آتا ہوگا کہ ایک دن ہم اور ہم جیسے بے شمار سیّاح شہر سے متعلق عجائب خانوں میں حیرت سے اس کا ماڈل دیکھا کریں گے۔

(دنیا مرے آگے)

مشق

1 سبق ''بابل کے کھنڈر'' کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

i بابل شہر کی قدامت کے بارے میں کیا کچھ بیان ہوا ہے؟

ii بابل کے کنویں میں دو فرشتوں کو کیوں لٹکایا گیا تھا؟

iii بغداد اور بابل کے درمیان کتنا فاصلہ بنتا ہے؟

iv حمورابی کون تھا اور اس کا کارنامہ کیا سمجھا جاتا ہے؟

v بابل کے کوئی دو حیرت انگیز پہلو بیان کریں۔

www.ilmkidunya.com

(vi) سائرس کا تعلق کس ملک سے تھا؟

(vii) سلطنتِ بابل ونینوا کی کھدائی کے دوران کن چیزوں کے آثار ملے ہیں؟

(viii) سبق "بابل کے کھنڈر"، جمیل الدّین عالی کی کس کتاب سے لیا گیا ہے؟

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں:

(i) بابل دو دریاؤں کے درمیان واقع ہے:

(الف) دجلہ اور بغداد کے (ب) فرات اور کوفہ کے (ج) دجلہ اور فرات کے (د) کوفہ اور بغداد کے

(ii) شاہی محلات کا علاقہ پھیلا ہوا تھا:

(الف) دس ایکڑ زمین میں (ب) بارہ ایکڑ زمین میں (ج) تیرہ ایکڑ زمین میں (د) پندرہ ایکڑ زمین میں

(iii) عراقی گائیڈ تھا:

(الف) بیمار (ب) سنجیدہ (ج) کمزور (د) مخبوط الحواس

(iv) بختِ نصر تھا:

(الف) یہودی (ب) مسیحی (ج) زرتشتی (د) دہریہ

(v) بابل میں سکندرِ اعظم نے جشن منایا:

(الف) تین دن (ب) تین راتیں (ج) تین دن، تین راتیں (د) پانچ دن، پانچ راتیں

(vi) ہیروڈوٹس تھا:

(الف) رومی سیّاح (ب) عراقی سیّاح (ج) یونانی سیّاح (د) جرمن سیّاح

(vii) بابل کو پھر سے بامِ عروج پر پہنچایا:

(الف) بیرونی حملہ آوروں نے (ب) سکندرِ اعظم نے (ج) حمورابی نے (د) بختِ نصر نے

3 سبق "بابل کے کھنڈر" کے اہم نکات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں خلاصہ تحریر کریں۔

4 اردو کے پانچ مشہور سفرناموں اور سفرنامہ نگاروں کے نام لکھیں۔

5 اگر آپ نے کوئی یادگار سفر کیا ہو تو اس کی روداد دل چسپ انداز میں بیان کریں۔

6 سبق میں شامل درج ذیل تراکیب کے معانی لکھیں اور اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

جاہ و جلال، شاہانہ نمود، مرقعِ حیرت، تہذیبِ بابل، بامِ عروج

مطلق العنان، عروج و زوال، دجلہ و فرات، بوق و قرنا، طرزِ تحریر

www.ilmkidunya.com

7 درج ذیل سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے نئے الفاظ بنائیں:

(الف)

سابقے	الفاظ	سابقے	الفاظ
خود	----------	غیر	----------
با	----------	بد	----------
لا	----------	اَن	----------

(ب)

الفاظ	لاحقے	الفاظ	لاحقے
----------	والا	----------	گار
----------	پن	----------	ستان
----------	شدہ	----------	کش

8 ہاروت اور ماروت کا قصہ قرآنِ حکیم کی سورۃ البقرہ (آیت: ۱۰۲) میں مذکور ہے۔ مذکورہ آیت کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں۔

9 سبق ''بابل کے کھنڈر'' میں متعدد تاریخی شخصیات اور مقامات کا ذکر ہوا ہے، آپ ان کی فہرست تیار کریں۔ نیز تاریخ کی مستند کتب اور انسائیکلو پیڈیا سے معلومات اخذ کر کے لکھیں۔

10 سبق ''بابل کے کھنڈر'' میں جن مقامات پہ مکالمے اور منظر نگاری کی صورت پیدا ہوئی ہے، ان مقامات کی نشان دہی کریں۔

11 سبق ''بابل کے کھنڈر'' کے متن سے عبرت اور اخلاقیات کے کون سے مضامین پیدا ہوتے ہیں؟ کسی ایک کو تفصیل سے بیان کریں۔

12 مندرجہ ذیل پیراگراف کی تشریح کریں اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیں۔

بختِ نصر کوئی جواب نہیں دیتا۔ کسی سمت سے کوئی تیر نہیں چلتا جو اس کے سینے میں پیوست ہو جائے، کوئی تلوار، کوئی خنجر نہیں جو اس کی زبان قلم کر دے۔ یہ عراقی گائیڈ مخبوط الحواس سہی، مگر اس کی زبان وقت کی زبان ہے جو کٹ نہیں سکتی۔ آج وہ شہنشاہ جس کے نام سے عراق، شام اور ایران کانپتے تھے ایک معمولی سے گستاخ گائیڈ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

www.ilmkidunya.com

13 درج ذیل پیراگراف کا بغور مطالعہ کریں اور دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں:

آج کی دنیا میں سائنس وٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو مکمل طور پر بدل کر رکھ دیا ہے۔ سائنسی ایجادات، مصنوعی ذہانت (AI) اور شعبۂ طب میں ہونے والی نئی دریافتوں کی وجہ سے روزمرہ کے مسائل کو حل کرنے میں حیران کن حد تک مدد اور آسانی حاصل ہورہی ہے۔ اسی طرح خلائی تحقیق سے کائنات کے سربستہ رازوں کو جاننے کے نئے در وا ہوئے ہیں۔ ان تمام فوائد کے باوجود ٹیکنالوجی کے اندھا دھند استعمال کی وجہ سے ماحولیات اور انسانی صحت پر منفی اثرات بھی سامنے آئے ہیں۔

سوالات

ا۔ سائنس وٹیکنالوجی نے انسانی زندگی پر کیا اثرات ڈالے ہیں؟

۲۔ مصنوعی ذہانت روزمرہ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کس طرح ممد ومعاون ثابت ہو رہی ہے؟

۳۔ ٹیکنالوجی کے منفی اثرات کو کس طرح کم کیا جاسکتا ہے؟

۴۔ کائنات کے سربستہ رازوں کو جاننے کے لیے خلائی تحقیق کا کیا کردار ہے؟

آپ بیتی

کسی شخص کا اپنی زندگی کے اہم واقعات کو دل چسپ انداز میں خود تحریر کرنا، آپ بیتی کہلاتا ہے۔ ادبی، سیاسی، دینی، صحافتی شخصیات نے آپ بیتیاں لکھی ہیں۔ آپ بیتی، جس بھی ادیب کی ہوتی ہے، ہمیشہ اس ادیب کی اپنی لکھی ہوتی ہے۔ کسی کی آپ بیتی کوئی دوسرا شخص نہیں لکھتا۔ آپ بیتی شخصیت کو جاننے کا ایک مؤثر اور مستند ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اُردو کی چند اہم آپ بیتیوں میں شہاب نامہ، زرگزشت، مٹی کا دِیا، گرد راہ اور یادوں کی برات وغیرہ شامل ہیں۔

سفرنامہ

وہ تحریر، جس میں مصنّف کسی بھی سفر کے دوران، اپنے مشاہدات اور پیش آنے والے واقعات کو دل چسپ انداز میں پیش کرتا ہے، سفرنامہ کی صنف کہلاتی ہے۔ اُردو کے قدیم اور جدید سفرناموں میں کافی فرق ہے۔ ماضی میں صرف جغرافیائی اور تاریخی باتیں سفرناموں کی زینت ہوا کرتی تھیں، لیکن پھر سفرنامے نے کروٹ لی اور اب سفرناموں میں مختلف اصنافِ ادب کے عناصر شامل ہو گئے ہیں۔ اہم سفرناموں میں عجائباتِ فرنگ، نظر نامہ، دنیا گول ہے، دھنک پر قدم، لبیک اور نکلے تری تلاش میں، شامل ہیں۔

یادداشت

کسی طے شدہ معاملے، معاہدے پر عمل درآمد اور یاددہانی کی غرض سے خاص خاص نکات پر مبنی تحریر ''یادداشت'' کہلاتی ہے۔

معلوماتی رپورٹ

وہ تحریر جو کسی خاص حوالے سے دوسروں تک معلومات پہنچانے کے لیے قلم بند کی جائے، معلوماتی رپورٹ کہلاتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

سرگرمیاں برائے طلبہ

- بابل کی تہذیب کے زوال کی داستان پر بحث کریں۔
- بابل کے کھنڈرات اور بابل کے معلق باغات (دنیا کے سات قدیم عجائبات میں شامل ہیں) پر مختصر تحقیقی مضمون لکھیں۔
- کسی قریبی عجائب گھر یا تاریخی مقام کا دورہ کریں جہاں قدیم تہذیبوں کے آثار موجود ہوں۔
- انٹرنیٹ پر دنیا کے سات مشہور عجائبات پر ایک دستاویزی فلم دیکھیں۔ بابل کے معلق باغات (Hanging Gardens) میں خصوصی دل چسپی لیں۔

اشاراتِ تدریس

- سبق پڑھاتے وقت بابل کی جغرافیائی اہمیت (دجلہ و فُرات کے درمیان) اور مذہبی روایات کو واضح کریں۔
- جمیل الدّین عالی کے سفرنامہ ''دنیا مرے آگے'' کا مکمل تعارف کروائیں۔
- تاریخی نقشے، تصاویر اور مفید دستاویزی فلموں کے کلپس طلبہ کو دکھائیں۔

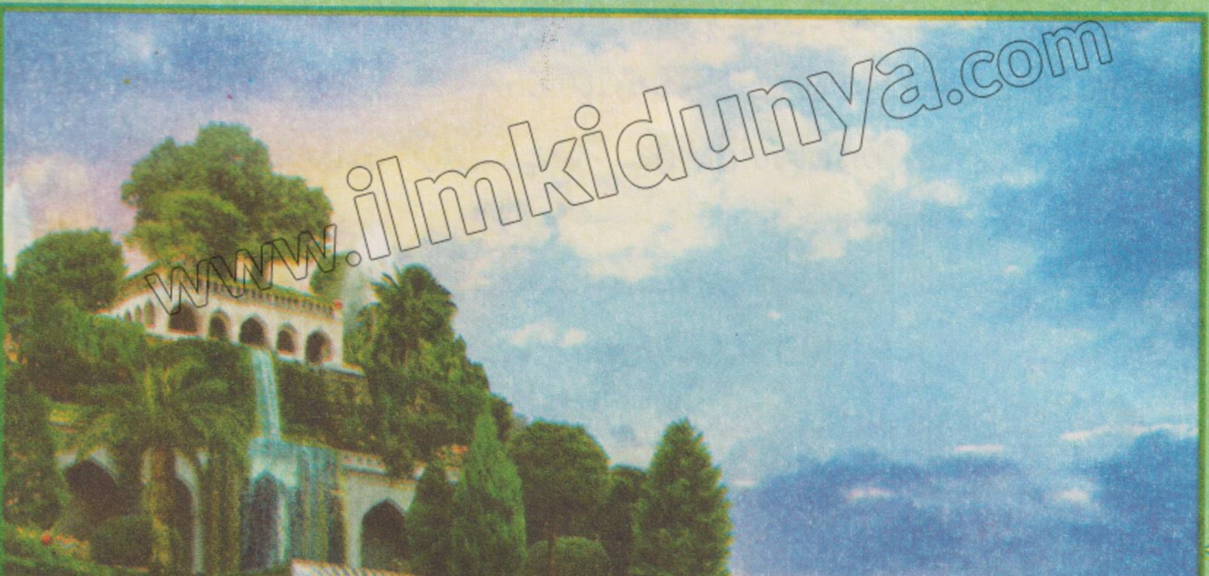

بابل کے معلق باغات (Hanging Gardens) — ایک خیالی تصویر

www.ilmkidunya.com